اکتوبر
۱۹۳۶ء
پانچ آنے

گدھا

(۱)

اگر اس قسم کا گدھا بنانا ہو تو سب سے پہلے ایک بڑا سا کارک لیں نیچے لوہے کی تاریں لگا دیں۔ تاروں میں منکے ڈال لیں۔

دو چھوٹے چھوٹے کارک لے کر سُم بنالیں۔

(۲)

(۲)

سراک [illegible]
چھوٹے [illegible]
جیسا کہ تصویر میں دکھایا گیا ہے سب کو جوڑ لیں۔

(۳)

(۳)

پھر رنگ لے کر رنگ دیں!

سالانہ چندہ
تین روپے

جلد ۱۴ نمبر ۱۰

پریم کی باتیں	ایڈیٹر	۴
پچی چکن صبح سویرے جاگے	ادارہ	۵
شادی کی شرط	لطیف فاروقی	۹
وہیل	میرزا ادیب	۱۶
چڑیوں سے خطاب	فیض لدھیانوی	۱۹
دو دوست	ادارہ	۲۰
گڑیاں	مصور	۲۴
کہانیاں	ادارہ	۲۶
نعت اور نظم	الیاس احمد مجیبی	۲۷
[illegible]	ادارہ	۳۴
[illegible]	ادارہ	۳۶
[illegible]	متفرق	۳۸
کارٹون	مصور	۴۰
انیونی اور بلی	آفتاب مرزا [illegible]	۴۲
سفید جھوٹ	اوم پرکاش کھتری	۴۳
کاغذی گھر	حمید احمد قیصر	۴۵
دعائیں	سعید افضل حسین	۴۶
لطیفے	متفرق	۴۸
معمہ	مینجر	۴۹
اشتہار		۵۰

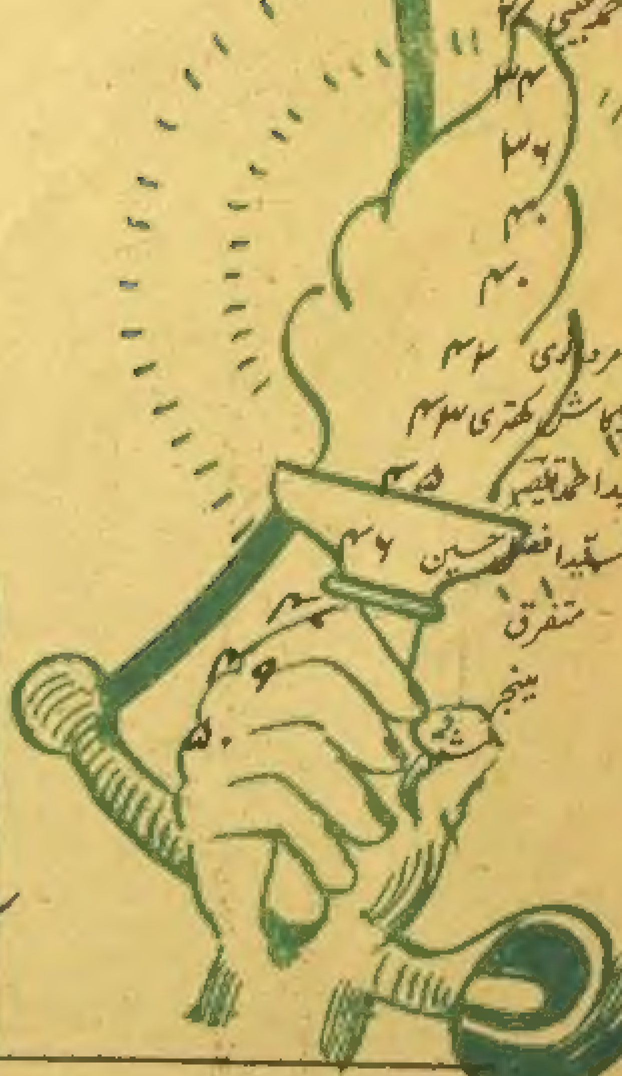

اکتوبر
۱۹۴۶ء
ایڈیٹر:
کندن لال ایم اے

ملنے کا پتہ:
دفتر رسالہ "رتن"
دربار گڑھ روڈ - جموں

بزم کی باتیں

جنوری سنہ ۴۷ء میں "رتن" کا سالانہ نمبر شائع ہوگا۔

اس نمبر کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ ہماری کوشش ہوگی کہ ایسا نمبر ہو۔ جو آج تک آپ نے نہ دیکھا ہو۔

پچھلے ماہ مضامین کے انعامی مقابلہ کا عنوان "میرا دوست" تھا۔ اس پر بڑے مضمون موصول ہوئے ہیں۔ اچھے مضمون نومبر کے پرچہ میں شائع کر دیئے جائیں گے اور انعامات کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

آئندہ کے لئے عنوان ہے "سردی" آپ اس پر مضمون لکھئے، کہانی لکھئے، نظم لکھئے۔ لیکن صاحب مختصر لکھئے۔

پچیس ہزار اور "رتن"

"رتن" دن بدن زیادہ سے زیادہ مقبول ہو رہا ہے اور اس وقت "رتن" کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ "رتن" کی مانگ ۲۵۰۰۰ پرچے ماہوار تک پہنچ گئی ہے۔ پچھلے دو برس میں خاص طور سے "رتن" نے بہت ترقی کی ہے آج سے دو ماہ پہلے ماہ دسمبر کی بات ہے کہ ہم نے اچھی طرح سے جانچ پڑتال کرنے کے بعد "رتن" کی ۲۵۰۰۰ اشاعت کو درست مانا ابھی "رتن" کی ۲۵۰۰۰ اشاعت جاری ہے۔ تاہم وہ کاغذ کی مشکل بدستور جاری ہے۔ وہ دن دور نہیں جب "رتن" کا شمار دنیا کے بڑے بڑے لاکھوں کی تعداد میں چھپنے والے ماہناموں میں ہوگا ——— اور یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ ہمارے دیس کے نونہال اپنی اچھی تعلیم و تربیت کا فکر کرنے میں کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں ہیں۔

بیدی رندھیر سنگھ وتیہ پشاور سے لکھتے ہیں

"ہم نے پشاور میں "بزم ادب" نامی ایک انجمن قائم کی ہے۔ اس میں ہر ماہ مضمونوں، کہانیوں اور لطیفوں پر بڑے بڑے انعامات دیئے جائیں گے"

مضمون لکھنے والے پریمی اس سلسلہ میں خط و کتابت کریں۔

ہم بھائی رندھیر سنگھ کو اس کام پر مبارک دیتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ایسی انجمنیں زیادہ سے زیادہ جاری کی جائیں۔

اگست میں جو نیا معمہ صفحہ ۳۲ پر دیا گیا تھا [illegible] کے بہت سے صحیح حل موصول ہوئے۔ قرعہ اندازی کے بعد ان پانچ بھائیوں کو انعامات دیئے گئے ہیں:

(۱) مسٹر محمد فاروق ضلع چمپارن

(۲) راجندر سنگھ دہلی (۳) ہری چند بہاولپور

(۴) جگندر ناتھ لاہور (۵) عباسی طیبی حیدر آباد (دکن)

ایڈیٹر

شادی کی شرط

شہزادی شبانہ بیچاری آنسو بہا رہی تھی کہ اتنے میں دروازہ کے کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی۔ شہزادی نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا "اندر آ جاؤ"

دروازہ کھلا اور ننھی دھوبن داخل ہوئی اُس نے بڑے ادب اور سلیقے سے پوچھا کہ "کیا آپ رومال دھلوانا چاہتی ہیں؟"

شہزادی نے جواب دیا "ہاں —— ضرور —— مگر تمہارا نام کیا ہے ننھی دھوبن؟"

"میرا نام؟ ——" ننھی دھوبن نے بتایا "میرا نام ہے اختری۔"

اور شہزادی نے کہا "شاباش —— شاباش" کہنے کے ساتھ دو ایک آنسو کے اور قطرے گالوں پہ بہتے نظر آئے۔ جن کو شہزادی نے اپنے رومال سے پونچھ لیا۔ اختری کہنے لگی "شہزادی صاحبہ اگر اجازت ہو تو ایک بات پوچھوں؟"

شہزادی نے جواب دیا "ہاں —— ضرور ——

خوشی سے۔"

اس پر ننھی دھوبن نے کہا "بات یہ ہے کہ آپ آنسو کیوں بہا رہی ہیں۔"

ننھی دھوبن کا اتنا کہنا تھا کہ جیسے گنگا بہنے لگی شہزادی کی آنکھوں سے۔ اب تو ننھی دھوبن نے بڑے اصرار سے وجہ دریافت کی۔

نہ جانے کیا بات ہے۔ شہزادی وجہ بتانے پر کیوں مجبور ہو گئی۔ شاید اس لئے کہ ننھی دھوبن کی باتوں میں ہمدردی پائی جاتی تھی اور وہ چاہتی تھی کہ ننھی جان کو غم کی وجہ نہ بتا کر دل نہ توڑے۔

چنانچہ اس نے بتایا کہ "اس ملک کے بڑے شاہزادے سے مجھے محبت ہے اور میں اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں مگر بادشاہ سلامت شہزادے کی شادی صرف اس شہزادی سے کریں گے جو شاہی اصطبل کے گھوڑوں میں سب سے زیادہ شریر گھوڑے کی سواری کر سکے۔ آج تک کوئی شخص اس کی سواری نہیں کر سکا۔ جس نے سواری کی دھم سے نیچے آ رہا۔ اب ننھی دھوبن! تم ہی کہو میں غم نہ کھاؤں تو اور کیا کروں!"

یہ کہانی سُن کر ننھی دھوبن کی آنکھیں جو ابھی تک خشک ہی رہی تھیں، شہزادی نے کہا "معلوم ہوتا ہے پیاری ننھی دھوبن! ــــ تم کو میرا قصہ یا تو سچا نہیں معلوم ہوا یا تمہیں مجھ سے ہمدردی پیدا نہیں ہوئی۔"

ننھی دھوبن نے جواب دیا۔ "نہیں شہزادی صاحبہ یہ بات نہیں، آپ کی کہانی ایسی دردناک ہے کہ مجھے فوراً رو دینا چاہئے تھا مگر میں رونی اس لئے نہیں کیونکہ اس سلسلے میں اگر خدا نے چاہا تو میں آپ کی خدمت ضرور کر سکوں گی۔"

"وہ کیسے؟" شہزادی نے پوچھا ــــ اور ننھی دھوبن نے جواب دیا کہ "اس کا جواب میں کل دوں گی ــــ اسی وقت شام کے ۴ بجے۔"

شہزادی نے کہا "اچھا میرے رومال دھلائی کے لئے لے جاؤ۔"

"ہاں وہ دے دیجئے ــــ سبھی رومال ایک بھی آپ کے پاس نہ رہے" ننھی دھوبن نے کہا۔ "آنسو پونچھنے کے لئے بھی نہ رہے ــــ کیونکہ اب خدا کرے گا تو آپ کی آنکھیں تر ہی نہ ہوں گی۔"

شہزادی نے ننھی دھوبن کو دھلانے کے لئے بہت سے رومال دے تو دئے مگر خود حیران رہ گئی کہ یہ لڑکی کیا کر رہی ہے۔

اب سنو! کہ ننھی دھوبن تو ایک بہت اچھے

سفید جھوٹ

اب کی نہیں بلکہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے کہ تین راہ گیر اپنے گاؤں کو جا رہے تھے۔ ایک سنسان سڑک سے گذر رہے تھے کہ سامنے ایک بڑی سی تھیلی پڑی ہوئی دکھائی دی۔ چونکہ تینوں نے تھیلی ایک ساتھ دیکھی تھی۔ اِس لئے اب یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ اس کا اصلی حق دار کون ہے۔ آخر تینوں نے مِل کر یہ تجویز سوچی کہ ہم میں سے جو سب سے زیادہ جھوٹ بولے۔ وہی تھیلی کا اصلی مالک ہو۔ یہ فیصلہ ہونے کے بعد پہلے نے اپنا بیان اس طرح شروع کیا :-

"بہت دنوں کا ذکر ہے۔ جب میں چھوٹا سا تھا تو میرے ابا بازار سے ایک انڈا خرید کر لائے۔ اور اس کو مرغی کے نیچے رکھ دیا۔ چند دن بعد اس میں سے ایک چوزا نکلا۔ جو جسم میں پوری مرغی کے برابر تھا۔ کچھ ہی دن بعد وہ بکری کے بچے جتنا ہو گیا۔ میرے ابا گلی گلی جا کر چیزیں بیچتے تھے۔ وہ اس مرغی پر بیچنے کا کل سامان لاد کر باہر لے جانے لگے۔ کچھ

چالاک جنگلی چوہا

ایک دفعہ ایک لڑکی نے جنگلی چوہا پال رکھا تھا۔ وہ بلیوں کے ساتھ ہی کھاتا پیتا تھا لیکن عام طور پر بلیاں زیادہ کھا جاتیں اور اس کے لئے کم بچتا آخر اس نے ایک ترکیب نکالی۔ وہ صندوق سے ایک ٹکڑا پہلے نکال کر اپنے سونے کی جگہ پر چھپا کر رکھ آتا اور بلیوں کے ساتھ پھر کھانے میں شامل ہو جاتا اور رات کو اس چھپائے ہوئے ٹکڑے کو نکالتا اور کھاتا۔

اسی طرح گذر گئی۔ اتنے عرصہ کام کرنے کے سبب مرغی کی کمر پر زخم پڑ گئے۔ کچھ دنوں بعد ناسور بن گئے۔ اب وہ بوجھ اُٹھانے کے قابل نہ رہی۔ میرے ابا نے کھجور کی گٹھلیاں پیس کر اس کی کمر پر لیپ کر دیا۔ کچھ دن بعد ہم کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مرغی کی کمر پر کھجور کی شاخیں پھوٹ نکلی ہیں۔ رفتہ رفتہ وہ پورا درخت بن گیا۔ اور اس میں کھجوریں لگنے لگیں۔ محلے کے بچے کنکر پھینک پھینک کر کھجوریں جھاڑنے لگے۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اُن پتھروں اور کنکروں سے وہاں ایک رتیلا صحرا بن گیا۔ میرے ابا نے اس پر ہل چلوا کر تربوز بو دئے۔ اور ہمیں تربوزوں کی کاشت سے خوب فائدہ ہوا۔ ایک دفعہ میرے دل میں بھی تربوز کھانے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے ایک اچھا پکا سا تربوز لیا اور اسے چاقو سے کاٹنے لگا لیکن اتفاق سے چاقو میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور تربوز کے اندر جا پڑا۔

میں نے فوراً ایک مضبوط رسہ لیا۔ اس کا ایک سرا مضبوطی سے درخت سے باندھ اور دوسرا سرا اپنی کمر سے لپیٹ کر کس لیا۔ اور تربوز میں چھلانگ لگا دی۔ چاقو ڈھونڈتے ڈھونڈتے مجھے دو دن ہو گئے تھے کہ مجھے سامنے دو ساربان آتے دکھائی دئے۔ میں نے ان سے پوچھا "تم نے میرا چاقو تو نہیں دیکھا؟" اُن میں سے ایک ہنس کر کہنے لگا۔ "میاں صاجزادے! تم اپنے چاقو کی پوچھتے ہو۔ یہاں دس دن ہو گئے کہ ہمیں اپنے قافلے کا پتہ نہیں ملتا۔ اور ہم بے یار و مددگار پھر رہے ہیں۔ کیونکہ قافلے سے پیچھے رہ گئے ہیں۔" یہ سُن کر مجھے چاقو کی پرواہ نہ رہی۔ اور واپس رسے پر چڑھ کر گھر آگیا۔

دوسرے دونوں راہ گیر جو اس کے ساتھ تھے۔ یہ داستان سُن کر بہت حیران ہوئے۔ اور کانوں پر ہاتھ رکھ کر بولے "اس سے زیادہ جھوٹ بولنے کی طاقت ہم نہیں رکھتے لو یہ تھیلی۔ یہ تمہاری اور تم اس کے اکیلے مالک ہو۔"

اوم پرکاش کھتری
بہاولپور (ریاست)

انعامی معمہ (ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

کُل انعام ۶۰ روپے چار چار روپے کے پانچ انعامات ، بالکل صحیح حل بھیجنے والوں کو ، تین تین روپے کے چھ انعامات ایک غلطی کے حل بھیجنے والوں کو ، دو دو روپے کے آٹھ انعامات دو غلطی کے حل بھیجنے والوں کو ، چھ روپے کا خاص انعام سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو۔

شرائط (۱) رتن پریمیوں کو تینوں قسم کے انعام مل سکتے ہیں لیکن ایک قسم کا صرف ایک انعام ملے گا (۲) زیادہ حل موصول ہونے کی صورت میں انعام بذریعہ قرعہ اندازی نکالا جائے گا (۳) رسالہ کے سالانہ خریداروں کے لئے "رتن" کا کوپن بھیجنا ضروری نہیں۔ صرف خریداری نمبر لکھ دینا کافی ہے۔ مگر دوسروں کے لئے "رتن" کا کوپن بھیجنا ضروری ہے۔ ایک حل کے علاوہ باقی حل اپنے بنے ہوئے کوپنوں پر بھیجے جا سکتے ہیں (۴) فیس داخلہ فی حل ایک آنہ ہے (۵) ایک ہی جگہ کے "رتن" پریمی ایک لفافہ ہی میں حل بھیج سکتے ہیں۔ لیکن حل بالکل الگ کاغذ پر ہونے چاہئیں (۶) حل بھیجتے وقت یہ لکھنا ضروری ہے کہ انعام کتابوں کی صورت میں درکار ہے یا نقدی کی صورت میں۔ اگر کتابوں کی صورت میں انعام چاہیئے تو کونسی کتابیں مطلوب ہیں۔ فہرست کتب صفحہ ۵۰ پر درج ہے (۷) تاریخ داخلہ ۱۰ نومبر تک ہے۔ انعامات کا اعلان دسمبر ۱۹۴۶ء کے "رتن" میں ہوگا (۸) حل کے صحیح یا غلط کا فیصلہ ایڈیٹر "رتن" کے پاس رکھے ہوئے حل سے مقابلہ کر کے کیا جائے گا اور صحیح حل ماہ دسمبر کے "رتن" میں شائع ہوگا۔

اشارات

دائیں سے بائیں

۱۔ اے خدا۔
۲۔ اسکی شفقت بڑی بھاری نعمت ہے۔
۳۔ استقلال۔
۴۔ ایک مشہور جھیل۔
۵۔ شاداب۔
۶۔ بڑا کام کر کے اس سے پیچھے رہنا محال ہے۔
۷۔ پرندہ۔
۱۰۔ قبر۔

اوپر سے نیچے

۱۔ جاذب نگاہ۔
۸۔ موسم۔
۹۔ سانپ۔
۱۱۔ فریب۔
۱۲۔ ایمان۔
۱۳۔ بیماری۔

کوپن

ا	د	۹	د	ا		۱
■	■			۶ س	■	د
۱۳	۱۲ و	۱۰	■	ب		۲
د		■	■	ر		۳
		۱۱ د	■	ر		۴
■	■		۸	۷	■	ر
ہ			ت	د		۵ ق

تمام حل منیجر "رتن" جموں (کشمیر) کے نام ارسال کریں

ہوم پرنٹنگ پریس جموں میں باہتمام ملک راج صراف بی۔ اے پرنٹر پبلشر چھپکر دفتر رسالہ "رتن" دربار گڑھ روڈ جموں سے شائع ہوا۔

انعامات معمہ ماہ اگست

کس کو کیا ملا؟

(۱) چار چار روپے کے پانچ انعامات :-

اندر کھا لاہور ؛ محمود الحسن کراچی ؛ سوم بخش کمار سی سیالکوٹ ؛ گوربخش سنگھ کلکتہ ؛ منوہن ناتھ سینگھ ؛

(۲) تین تین روپے کے چھ انعامات :-

گورودت دہلی ؛ رامیشور میرٹھ ؛ فاطمہ بیگم راولپنڈی ؛ شانتا کماری بمبئی ؛ مسعود احمد جودھپور ؛ عبدالحق الہ آباد ؛

۳- دو دو روپے کے آٹھ انعامات :-

شیر سنگھ امرتسر ؛ محمد علی اجمیر ؛ جہان آرا رام پور ؛ اوم پرکاش لاہور ؛ گوپال داس مدراس ؛ روپی سنگھ ناگ پور ؛ نورالحسن جہلم ؛ رگھبیر چند کیمبلپور ؛

۴- چھ روپے کا خاص انعام سب سے زیادہ یعنے ۳۹ حل بھیجنے پر گنگا ناتھ بنارس کو ملا ؛

صحیح حل یہ ہے

ک	ا	م	ی	ا	ب
و	ا	ر		و	ن
ہ	ش	ی	ا	ر	
م	ے	ز	ب	ا	ن
ر	ڈ		ر	ق	ر
ی					م

تین نئی کتابیں

تحفے (رنگین معلوماتی کہانیاں) کندن لال ایم-اے ۱۰/
دُنیا کی مشہور کہانیاں (حصّہ اول) نصیر احمد جامعی ۶/
" " " " (حصّہ دوم) " " ۶/

ہماری دوسری کتابیں

بونوں کا قلعہ - راجہ مہدی علی خاں ۶/
ہمارے آس پاس - غوث انصاری ۶/
کہاوتوں کی کہانیاں (حصّہ اول) محمد عمر (نور الہی) ۶/
" " " (حصّہ دوم) " " ۶/

ہماری وہ کتابیں جواب نہیں مل سکتیں

راجکماری چمپا ؛ چمپا لے اڑا ؛ نا سیکھا ؛ کرنیں ؛

لڑکوں اور لڑکیوں کے علاوہ ہم بڑوں کے لئے بھی کتابیں چھاپتے ہیں ؛ فہرست ملاحظہ ہو :-

نغمۂ جاوید (گیتا کا منظوم ترجمہ) جعفر علی خاں اثر ۳ روپے
رُوحِ صہبائی (منتخبہ کلام) اثر صہبائی ۲ روپے ۸/
ہمالیہ کی گود میں (افسانے ڈرامے) ساگر چند گورکھا ایک روپیہ ۱۲/
دنیا ہماری (افسانے) پریم ناتھ پردیسی ۲ روپے ۸/
پنچ بدھم (ڈرامے) محمد عمر (نور الہی) ۲ روپے

کاغذ کی نایابی کی وجہ سے ابھی کوئی کتاب دوسری بار شائع نہیں ہوگی۔ اس لئے آرڈر جلد ارسال فرمائیں

راج محل پبلشرز۔ جموں
کشمیر

کبھی آپ نے سوچا؟

"رتن" آپ کے لئے ہر ماہ نئی نئی مفید اور دلچسپ چیزیں لے کر آتا ہے اور آپ نے رتن کے کتنے گاہک بنائے؟

اگر آپ خود گاہک نہیں تو ابھی بن جائیے اگر خود گاہک ہیں تو دوسروں کو بنائیے "رتن" کا سالانہ چندہ تین روپے ہے اور نیچے لکھے ہوئے طریقوں میں سے کسی طرح بھی چندہ بھیجا جاسکتا ہے آپ نیچے بنے ہوئے کوپن کی طرح کوپن بنالیں اور اُسے بھر کر دفتر رسالہ "رتن" جموں (کشمیر) کے نام بھیج دیں ۔

۱۔ آپکو رسالہ بھیج دیا جائیگا۔ جو ڈاکیہ آپ کے پاس پہلا "رتن" لے کر آئے۔ اُسے تین روپے چھ آ دے دیجئے۔ اس کے بعد رسالہ آپکو سال بھر باقاعدہ ملتا رہے گا۔ اسے وی۔ پی۔ کہتے ہیں

۲۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی قریبی ڈاک خانہ میں جاکر تین روپے رسالہ "رتن" جموں (کش کے نام منی آرڈر کروا دیں۔ اس کے لئے آپکو ڈاکخانہ سے لے کر ایک منی آرڈر فارم بھرنا ہو ڈاکخانہ والوں کو تین روپے دو آنے دے دیجئے بس رسالہ باقاعدہ جاری ہو جائے گا۔

۳۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ڈاک خانہ سے تین روپے کے پوسٹل آرڈر لے کر لفافہ میں ہمیں بھیج دیں

کوپن

ایک سال کے لئے میرے نام رسالہ "رتن" جاری کر دیں۔ رسالہ بذریعہ وی۔ پی بھیجیں یا تین روپے کا منی آرڈر بھیج رہا ہوں یا تین روپے کا پوسٹل آرڈر بھیج رہا ہوں۔

نام ...... پتہ ....

....

کوئی نئی خبر

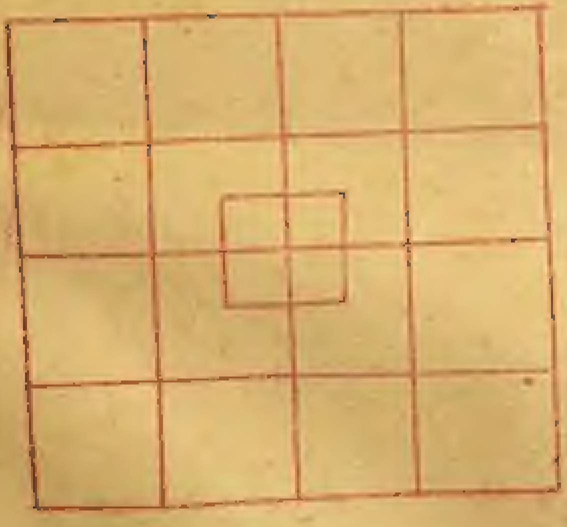

کتنے مربعے ؟

ایک کاغذ کا ٹکڑا لو اور جس طرح تصویر میں دکھایا گیا ہے ۔ مربعے بنا لیں ۔ کسی سے کہیں کہ مربعے کتنے ہیں ۔ پینتیس سے کم مربعے گننے والے کو کہہ دو کہ غلط ہے ۔